بسم اللہ الرحمن الرحیم

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن

ماہ رمضان و بہار قرآن کی آمد دنیا کے تمام مسلمانوں کو مبارک ہو

رمضان المبارک کا مہینہ

آخری الٰہی و آسمانی مذہب کی حیثیت سے، مذہب اسلام نے انسانوں کو منزل کمال و تکامل عطا کرنے والے تمام وسائل وامکانات کا بھرپور اور ہمہ جہتی اہتمام کیا ہے۔ درحقیقت ان وسائل وامکانات کی فراہمی کے ذریعہ خداوند عالم مسلمانوں کو ہمیشہ سرگرم عمل اور خوشحال رکھنا چاہتا ہے تاکہ وہ مکمل ہمہ جہتی واقفیت و آگاہی کے ساتھ ذاتی اور سماجی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے لازمی اقدام کرسکیں اور منزل کمال حاصل کرتے ہوئے، اپنے دوسرے ساتھیوں اور انسانوں کے لئے نمونہ بن سکیں۔

ماہ رمضان درحقیقت مسلمانوں کی خودسازی کا مہینہ ہے تاکہ وہ اپنی جسمانی اور روحانی پاکیزگی کی وجہ سے حقائق کے پوشیدہ پہلوؤں سے بھی آگاہ رہیں اور اپنی انسانی حقیقت کو سمجھنے میں انہیں ذرہ برابر کوئی دشواری نہ ہو۔ اس مبارک مہینے میں مسلمان اپنی مادی خواہشات کو قابو میں رکھتے ہوئے ہمہ وقت اور ہمہ تن اپنے نفس کی طہارت و پاکیزگی میں لگے رہتے ہیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داری کے احساس کو اور زیادہ وسیع و بیدار کرسکیں۔

اس مہینے میں مسلمان محرمات و ممنوعات الٰہی سے ہر ممکن پرہیز و علیحدگی اختیار کرتے ہوئے، خداوند عالم سے قربت و نزدیکی کی نیت کے ساتھ تمام فرائض ادا کرتے ہیں اور اپنے جسم پر مکمل تسلط و قابو کے ساتھ اپنی روح کو پہلے سے زیادہ آمادہ و آگاہ اور سرگرم عمل رکھتے ہیں تاکہ انہیں زیادہ جسمانی اور روحانی سکون حاصل ہوسکے۔

لہٰذا اس ماہ صیام، ماہ ظہور حق، ماہ نزول رحمت و فضیلت، ماہ انقلاب و مقاومت، ماہ فریادرسی، ماہ عروج عبادت، ماہ سلامتی اسلام، ماہ امانت ایمان، ماہ بلاغت تبلیغ، ماہ تحکیم احکام الٰہی، ماہ حکومتِ حکمت، ماہ ارشاد و ہدایت، ماہ تردید شیاطین، ماہ کمال کامیابی اور مختصر لفظوں میں نزول قرآن و رحمت خداوندی کے اس مبارک مہینے پر ہمارا درود و سلام۔

پیغمبر عظیم الشان حضرت محمد مصطفےٰؐ پر ہمارا درود و سلام جنہوں نے شہر اللہ الاکبر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جو خداوند عالم کی نظر میں تمام مہینوں سے افضل ہے۔ اس ماہ مبارک کے دن دوسرے تمام دنوں سے اور اس کی راتیں دوسری تمام راتوں سے بہتر و افضل ہیں..... اس مہینے میں آپ لوگ اپنے نزدیکی قرابت داروں سے ملنے جایئے، اپنی زبان کو نازیبا کلمات سے محفوظ رکھئے اور جن چیزوں کا دیکھنا خداوند عالم نے حرام قرار دیا ہے، انہیں اپنی آنکھوں سے قطعی نہ دیکھئے اور اپنے کانوں کو بھی غیر شرعی اور ناجائز آوازوں سے دور و محفوظ رکھئے.... اے لوگو! تمہارا نفس تمہارے اعمال کے ہاتھوں گروی ہے لہٰذا بارگاہ عالیہ الٰہی میں دعا کرو کہ تمہاری لغزشوں اور تمہارے گناہوں کو نظرانداز کردے۔ اے لوگو! تمہاری پشت پر گناہوں کا بھاری بوجھ موجود ہے لہٰذا اس مبارک مہینے میں اپنے طولانی سجدوں سے اس بھاری بوجھ کو کم کرنے کی کوشش کرو۔

اس ماہ مبارک کے شہید شاہد و مولائے متقیان حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر درود و سلام جنہوں نے یہ ارشاد فرمایا کہ "اے خدا! ہم نے تیری رضا و خوشنودی و اطاعت کے لئے روزہ رکھا اور تیری ہی روزی سے افطار کیا لہٰذا ہم سے جو کچھ ہو سکا ہے اُسے قبول فرما کیونکہ تو بڑا سمیع و علیم ہے۔ اور محراب عبادت میں ابن ملجم ملعون کی زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے سر شگافتہ ہونے کے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ "فزت ورب الکعبہ" "یعنی کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

اور خواتین عالم کی سردار ام ابیہا کے لقب سے سرفراز حضرت فاطمہ مرضیہ (س) پر درود و سلام جو ماہ رمضان بالخصوص اس مہینے میں آنے والی بیداری و آگہی کی رات یعنی "شب قدر" کی فضیلتوں سے بخوبی آگاہ تھیں اور اس رات گھر والوں کو سونے نہیں دیتی تھیں۔ انہیں کھانا کم دیتی تھیں اور ایک دن پہلے ہی سے شب قدر کی تیاری میں لگ جایا کرتی تھیں۔ اور اس بابرکت رات کے سلسلے میں کہا کرتی تھیں کہ "محروم وہ شخص ہے جو اس رات کی برکتوں سے محروم رہ جائے۔"

اور جملہ ائمہ معصومینؑ اور اولیاء الٰہی پر درود و سلام جو اپنے ارشادات عالیہ کے ذریعہ ہم لوگوں کو اس ماہ مبارک اور اس میں واقع ہونے والی شب قدر کی اہمیت و فضیلت کی طرف متوجہ کرتے رہے۔

جی ہاں! اس مبارک مہینے میں مسلمانوں کو حتی الامکان اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کے حالات سے باخبر رہنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جو مسلمان بھائی سختیوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں ان کی زبوں حالی کو دور کرنے کے لئے ہر لازمی اقدام کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اسلامی اخوت و برادری اور یگانگت و ہم آہنگی کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے دنیا والوں کو یہ باور کرا سکیں کہ مسلمانان عالم "بنیان مرصوص" کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے درمیان آج مقبوضہ فلسطین میں زندگی بسر کرنے والے مسلمانوں کی حالت سب سے زیادہ المناک اور غم انگیز ہے کیونکہ عالمی سامراجی اور استکباری طاقتوں کی مدد سے جلاد صفت غاصب صہیونی حکمراں یہاں کے مسلمانوں کو روز افزوں مظالم کا شکار بناتے رہتے ہیں اور ان جلادوں کی نظر میں فلسطینی مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم ڈھانا ایک عام اور معمولی بات ہے۔ اور دوسری طرف ان جلادوں نے مسلمانوں کے قبلہ اول یعنی سرزمین بیت المقدس اور قدس شریف پر اپنا غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے۔ ایسے ظالمانہ حالات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے، دنیا کے ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ عالمی سامراج اور صہیونیت کے خلاف اپنا اعتراض و غم و غصہ ظاہر کرتے ہوئے صہیونی مظالم کی مذمت اور فلسطینی مظلومین کی حمایت میں ایسا زوردار نعرہ بلند کریں کہ اس کی آواز عالمی فضا میں گونجنے لگے۔

اسی وجہ سے موجودہ صدی میں حقیقی اسلام محمدی کی تجدید حیات میں ہمہ تن سرگرم حضرت امام خمینیؒ نے اپنی زندگی میں بار بار اس غاصبانہ تسلط کے خلاف آواز بلند کی اور مسلمانوں کو عصری فکر و آگہی سے مالا مال کرتے ہوئے صہیونی مظالم کی تردید و مذمت اور فلسطینی مظلومین کی ہمدردی و حمایت میں اجتماعی احتجاج و اعتراض کے اظہار کی دعوت بھی دی اور ان سے یہ مطالبہ کیا کہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو عالمی یوم قدس قرار دیتے ہوئے ساری دنیا بالخصوص مسلمانان عالم کو صہیونیوں کے مظالم سے آگاہ کرنے کے لئے احتجاجی اجتماعات اور مظاہروں کا اہتمام کریں اور بین الاقوامی اداروں نیز تنظیموں سے یہ مطالبہ کریں کہ وہ سرزمین فلسطین اور بیت المقدس کو اس کے حقیقی باشندوں اور مالکوں کے حوالے کردیں تاکہ آوارہ وطن فلسطینی مسلمان اپنے آبائی وطن کو دوبارہ آباد کر سکیں اور انہیں وحشیانہ مظالم اور صہیونی بربریت سے نجات حاصل ہو سکے۔